49008- سفر سے واپس آنے والے مسافر پر کھانے پینے سے رکنا لازم نہیں

سوال

میں سفر میں تھا، اور سفر کی بنا پر روزہ نہیں رکھا، پھر میں اپنے شہر واپس آیا تو میرا روزہ نہیں تھا، توکیا میرے لیے اپنے شہر میں کھانا پینا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

جس مسافر واپس
پلٹ آئے اور اس کا روزہ نہ ہو، یا پھر عورت حیض سے پاک ہوجائے، یا مریض دن میں
شفایابی حاصل کرلے تو اس دن کے باقی حصہ میں اس کے لیے کھانے پینے سے رکنا لازم ہے
یا نہیں اس میں علماء کرام کا اختلاف ہے ؟

جمہور علماء کرام کے ہاں اگر تو کھانے
پینے سے رکنا لازم نہیں، کیونکہ انہوں نے عذر کی بنا پر روزہ نہیں رکھا تھا.

لیکن وہ ان لوگوں کے سامنے اعلانیہ
طور پر نہیں کھائیں گے جنہیں ان کے عذر کا علم نہیں، تاکہ ان کے متعلق سوء ظن کا
باعث نہ بنے.

دیکھیں : المجموع (6/167–173).

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی " المغنی
" میں رقمطراز ہیں :

" جس شخص کے لیے ظاہر اور باطنی طور
پر دن کے شروع میں روزہ نہ رکھنا مباح ہو مثلا حائضہ اور نفاس والی عورت، اور
مسافر، بچہ، مجنون و پاگل، کافر، اور مریض، جب دن کے دوران ان کا عذر زائل ہوجائے
تو حائضہ اور نفاس والی عورت پاک ہوجائے، اور مسافر مقیم، اور بچہ بالغ ہوجائے،
اور مجنون عقلمند، اور کافر اسلام قبول کرلے، اور بے روزہ مریض شفایاب ہوجائے تو
اس میں دو روایتیں ہیں :

پہلی : ان کے لیے دن کا باقی حصہ بغیر
کھائے پیئے گزارنا لازم ہے، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہی قول ہے.

دوسری روایت: ان پر کھانے پینے سے
رکنا لازم نہیں، امام مالک، امام شافعی رحمھم اللہ کا یہی قول ہے، اور ابن مسعود
رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ: جس نے دن کی ابتدا میں کھایا تو وہ دن کے آخر
میں بھی کھائے" اھ

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے
مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

میں نے سنا ہے کہ آپ نے یہ فتوی دیا
ہے کہ: جب حائضہ عورت رمضان میں دن کے وقت پاک ہوجائے تو وہ کھا پی سکتی ہے اور دن
کا باقی حصہ کھانے پینے نہ رکے، اور اسی طرح مسافر بھی جب دن میں اپنے شہر واپس
آجائے تو کیا یہ صحیح ہے؟ اور اس کی وجہ کیا ہے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

"جی ہاں، آپ نے جو کچھ سنا ہے کہ
میں نے یہ کہا ہے جب حائضہ عورت دن کے دوران پاک ہوجائے تو اس پر کھانے پینے سے
رکنا واجب نہیں، اور اسی طرح جب مسافر سفر سے واپس پلٹ آئے، تو میری طرف سے یہ کلام
صحیح ہے، اور امام احمد رحمہ اللہ تعالی کی ایک روایت یہی ہے، اور امام مالک اور
امام شافعی رحمہما اللہ تعالی کا بھی مسلک یہی ہے.

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالی عنہ سے مروی ہے کہ: (جس نے دن کے پہلے حصہ میں کھایا وہ دن کے آخری حصہ میں
بھی کھائے).

اور جابر بن یزید (یہ ابو شعثاء
تابعین میں سے ایک فقیہ و امام ہیں) رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ وہ سفر سے واپس آئے
تو انہوں نے اپنی بیوی کو دیکھا کہ وہ اسی دن حیض سے پاک ہوئی ہے، تو انہوں نے اس
سے جماع کیا یہ دونوں اثر المغنی میں ذکر کیے گئے ہیں، اور ان کا کوئی تعاقب نہیں
کیا گیا.

اور اس لیے بھی کہ کھانے پینے سے رکنے
کا کوئی فائدہ نہیں، کیونکہ اس دن کا روزہ تو اسی وقت صحیح ہوگا جب فجر سے رکھا

گیا ہو.

اوراس لیے بھی کہ رمضان کا علم ہونے
کے باوجودان کے لیے دن کے اول میں ظاہری اور باطنی طور پر کھانا پینا مباح کیا گیا
ہے، اوراللہ سبحانہ وتعالی نے تو طلوع فجر سے ممانعت کی ہے، اوران لوگوں پر اس
وقت روزہ واجب نہیں تھا، تو کھانے پینے سے رکنے کے حکم میں بھی نہیں آتے.

اوراس لیے بھی کہ اللہ تعالی نے
مسافر پر چھوڑے ہوئے روزوں کے بدلے دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرنا واجب کیا ہے، اور
اسی طرح حائضہ عورت پر بھی، اوراگر ہم ان پر کھانا پینے سے رکنا واجب کریں تو اس
پر ہم نے اللہ تعالی سے واجب کردہ سے زیادہ کو واجب کر دیا؛ کیونکہ اس وقت ہم اس پر
اس دن کی قضاء کے ساتھ دن کا باقی حصہ کھانے پینے سے رکنا بھی واجب کر رہے ہیں، تو
اس طرح ہم نے اس پر دو چیزیں واجب کیں حالانکہ صرف ایک چیز ان ایام کی قضاء واجب ہے
جس کے روزے نہیں رکھے، اور یہ عدم وجوب کی ظاہر ترین دلیل ہے.... لیکن اگر اس سے
خرابی پیدا ہونے کا اندیشہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اعلانیہ طور پر نہ کھائے پیئے"
اھ

دیکھیں: فتاوی الصیام صفحہ نمبر (
.(102

اورامام نووی رحمہ اللہ تعالی "
المجموع" میں کہتے ہیں:

"جب مسافر رمضان میں دن کے دوران
سفر سے واپس پلٹ آئے اوراس نے روزہ نہ رکھا ہواوراپنی بیوی کو دن کے دوران حیض
یا نفاس سے پاک پائے یا بیماری سے اس کی بیوی دن میں شفایاب ہو گئی ہواوراس نے
روزہ نہ رکھا ہو تو وہ اس سے ہم بستری کر سکتا ہے، ہمارے نزدیک بغیر کسی اختلاف کے
اس پر کوئی کفارہ نہیں" اھ

دیکھیں: المجموع للنووی (174/6).

واللہ اعلم.